اللہ تعالی عرش کے اوپر ہے

نظر ثانی: ڈاکٹر مرتضیٰ بن بخش

جمع وترتیب: عمران بن عبدالحمید

ASHABULHADITH.COM

ashabulhadith.com/main/connect

ashabulhadith.com

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِيْنَ ... أَمَّا بَعْدُ:

اہل حدیث یہ عقیدہ رکھتے ہیں اور گواہی دیتے ہیں کہ اللہ تعالی سات آسمانوں پہ عرش کے اوپر ہے، جیسا کہ اس کی شان کے لائق ہے۔

قرآن سے دلائل

1: ارشاد باری تعالی ہے: الرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى

جو رحمٰن ہے، عرش پر مستوی ہے۔ (طٰہٰ: 5)

2: ارشاد باری تعالی ہے: إِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُدَبِّرُ الْأَمْرَ مَا مِن شَفِيعٍ إِلَّا مِن بَعْدِ إِذْنِهِ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ

بلاشبہ تمہارا رب اللہ ہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ روز میں پیدا کر دیا پھر عرش پر قائم ہوا وہ ہر کام کی تدبیر کرتا ہے اس کی اجازت کے بغیر کوئی اس کے پاس سفارش کرنے والا نہیں وہی اللہ تمھارا رب ہے، سو تم اس کی عبادت کرو کیا تم پھر بھی نصیحت نہیں پکڑتے۔ (یونس: 3)

3: ارشاد باری تعالیٰ ہے: اللَّهُ الَّذِي رَفَعَ السَّمَاوَاتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَجْرِي لِأَجَلٍ مُسَمًّى يُدَبِّرُ الْأَمْرَ يُفَصِّلُ الْآيَاتِ لَعَلَّكُم بِلِقَاءِ رَبِّكُمْ تُوقِنُونَ

اللہ وہ ہے جس نے آسمانوں کو بغیر ستونوں کے بلند کر رکھا ہے کہ تم اسے دیکھ رہے ہو۔ پھر وہ عرش پر قرار پکڑے ہوئے ہے اسی نے سورج اور چاند کو ماتحتی میں لگا رکھا ہے۔ ہر ایک میعاد معین پر گشت کر رہا ہے وہی کام کی تدبیر کرتا ہے وہ اپنے نشانات کھول کھول کر بیان کر رہا ہے کہ تم اپنے رب کی ملاقات کا یقین کر لو۔ (الرعد: 2)

4: ارشاد باری تعالیٰ ہے: الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ الرَّحْمَٰنُ فَاسْأَلْ بِهِ خَبِيرًا

وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان کی سب چیزوں کو چھ دن میں پیدا کر دیا ہے، پھر عرش پر مستوی ہوا وہ رحمان ہے، آپ اس کے بارے میں کسی خبردار سے پوچھ لیں۔ (الفرقان: 59)

ashabulhadith.com/main/connect

5: ارشاد باری تعالی ہے: اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ مَا لَكُم مِّن دُونِهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا شَفِيعٍ أَفَلَا تَتَذَكَّرُونَ

اللہ تعالی وہ ہے جس نے آسمان وزمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کو چھ دن میں پیدا کردیا پھر عرش پر قائم ہوا تمہارے لیے اس کے سوا کوئی مددگار اور سفارشی نہیں کیا پھر بھی تم نصیحت حاصل نہیں کرتے۔(السجدۃ: 4)

6: ارشاد باری تعالی ہے: هُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْأَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيهَا وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنتُمْ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ

وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا پھر عرش پر مستوی ہو گیا۔ اور وہ (خوب) جانتا ہے اس چیز کو جو زمین میں جائے اور جو اس سے نکلے اور جو آسمان سے نیچے آئے اور جو کچھ چڑھ کر اس میں جائے اور جہاں کہیں تم ہو وہ تمہارے ساتھ ہے اور جو تم کر رہے ہو وہ اللہ دیکھ رہا ہے۔(الحدید: 4)

ashabulhadith.com/main/connect

7: ارشاد باری تعالیٰ ہے: إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهُ حَثِيثًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ مُسَخَّرَاتٍ بِأَمْرِهِ أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ تَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ

بیشک تمہارا رب اللہ ہی ہے جس نے سب آسمانوں اور زمین کو چھ روز میں پیدا کیا ہے پھر عرش پر قائم ہوا وہ شب سے دن کو ایسے طور پر چھپا دیتا ہے کہ وہ شب اس دن کو جلدی سے آلیتی ہے اور سورج اور چاند اور دوسرے ستاروں کو پیدا کیا ایسے طور پر کہ سب اس کے حکم کے تابع ہیں۔ یاد رکھو اللہ ہی کے لئے خاص ہے خالق ہونا اور حاکم ہونا بڑی خوبیوں سے بھرا ہوا ہے اللہ جو تمام عالم کا رب ہے۔(الأعراف: 54)

8: ارشاد باری تعالیٰ ہے: مَن كَانَ يُرِيدُ الْعِزَّةَ فَلِلَّهِ الْعِزَّةُ جَمِيعًا إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ وَالَّذِينَ يَمْكُرُونَ السَّيِّئَاتِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ وَمَكْرُ أُولَٰئِكَ هُوَ يَبُورُ

جو شخص عزت حاصل کرنا چاہتا ہو تو اللہ تعالیٰ ہی کی ساری عزت ہے تمام تر ستھرے کلمات اسی کی طرف چڑھتے ہیں اور نیک عمل ان کو بلند کرتا ہے جو لوگ برائیوں کے داؤں گھات میں لگے رہتے ہیں ان کے لیے سخت تر عذاب ہے اور ان کا یہ مکر برباد ہو جائے گا۔(فاطر: 10)

ashabulhadith.com/main/connect

Play Store Study Circle

ashabulhadith.com

9: ارشاد باری تعالی ہے: يُدَبِّرُ الْأَمْرَ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ ثُمَّ يَعْرُجُ إِلَيْهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ أَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّونَ

وہ آسمان سے لے کر زمین تک (ہر) کام کی تدبیر کرتا ہے پھر (وہ کام) ایک ایسے دن میں اس کی طرف چڑھ جاتا ہے جس کا اندازہ تمہاری گنتی کے ایک ہزار سال کے برابر ہے۔ (السجدۃ: 5)

10: ارشاد باری تعالی ہے: أَأَمِنتُم مَّن فِي السَّمَاءِ أَن يَخْسِفَ بِكُمُ الْأَرْضَ فَإِذَا هِيَ تَمُورُ

کیا تم اس بات سے بے خوف ہو گئے ہو کہ آسمانوں والا تمہیں زمین میں نہ دھنسا دے اور اچانک زمین لرزنے لگے۔ (الملک: 16)

11: ارشاد باری تعالی ہے: وَقَالَ فِرْعَوْنُ يَا هَامَانُ ابْنِ لِي صَرْحًا لَّعَلِّي أَبْلُغُ الْأَسْبَابَ ، أَسْبَابَ السَّمَاوَاتِ فَأَطَّلِعَ إِلَىٰ إِلَٰهِ مُوسَىٰ وَإِنِّي لَأَظُنُّهُ كَاذِبًا وَكَذَٰلِكَ زُيِّنَ لِفِرْعَوْنَ سُوءُ عَمَلِهِ وَصُدَّ عَنِ السَّبِيلِ وَمَا كَيْدُ فِرْعَوْنَ إِلَّا فِي تَبَابٍ

فرعون نے کہا اے ہامان! میرے لئے ایک بالا خانہ بنا شاید کہ میں آسمان کے جو دروازے ہیں۔ (ان) دروازوں تک پہنچ جاؤں اور موسیٰ کے معبود کو جھانک لوں اور بیشک میں سمجھتا ہوں وہ جھوٹا ہے اور اسی طرح فرعون کی بد کرداریاں اسے بھلی دکھائی گئیں اور راہ سے روک دیا گیا اور فرعون کی (ہر) حیلہ سازی تباہی میں ہی رہی۔ (غافر: 36-37)

ashabulhadith.com/main/connect
ashabulhadith.com

12: ارشاد باری تعالیٰ ہے: يَخَافُونَ رَبَّهُم مِّن فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ

اور اپنے رب سے جو ان کے اوپر ہے، کپکپاتے رہتے ہیں اور جو حکم مل جائے اس کی تعمیل کرتے ہیں۔ (النحل: 50)

13: اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ (علیہ السلام) کے متعلق فرمایا: بَل رَّفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا

بلکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی طرف اٹھالیا اور اللہ بڑا زبردست اور پوری حکمتوں والا ہے۔(النساء: 158)

14: ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَهُوَ اللَّهُ فِي السَّمَاوَاتِ وَفِي الْأَرْضِ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ وَيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُونَ

اور وہی ہے معبود برحق آسمانوں میں بھی اور زمین میں بھی وہ تمہارے پوشیدہ احوال کو بھی اور تمہارے ظاہر احوال کو بھی جانتا ہے اور تم جو کچھ عمل کرتے ہو اس کو بھی جانتا ہے۔ (الانعام: 3)

ashabulhadith.com/main/connect

حدیث سے دلائل

1: اللہ کے پیارے پیغمبر (ﷺ) نے فرمایا: إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ الخَلْقَ: إِنَّ رَحْمَتِي سَبَقَتْ غَضَبِي، فَهو مَكْتُوبٌ عِنْدَهُ فَوْقَ العَرْشِ

اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے ایک تحریر لکھا کہ میری رحمت میرے غضب سے بڑھ کر ہے، چنانچہ یہ اس کے پاس عرش کے اوپر لکھا ہوا ہے۔ (بخاري: 7554)

2: اللہ کے پیارے پیغمبر (ﷺ) نے فرمایا: وَأَنْتُمْ تُسْأَلُونَ عَنِّي، فَمَا أَنْتُمْ قَائِلُونَ؟ قالوا: نَشْهَدُ أَنَّكَ قدْ بَلَّغْتَ وَأَدَّيْتَ وَنَصَحْتَ، فَقالَ بإِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ، يَرْفَعُهَا إلى السَّمَاءِ وَيَنْكُتُهَا إلى النَّاسِ: اللَّهُمَّ اشْهَدْ، اللَّهُمَّ اشْهَدْ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

تم لوگوں سے میرے بارے میں پوچھا جائے گا، (بتاؤ) کیا کہو گے؟ انھوں نے جواب دیا۔ ہم گواہی دیں گے کہ بلاشبہ آپ نے (کماحقہ دین) پہنچادیا، (اللہ کی طرف سے سونپی گئی) امانت ادا کردی اور آپ نے امت کی ہر طرح سے خیر خواہی کی۔ اس پر آپ نے اپنی انگشت شہادت سے اشارہ فرمایا، آپ اسے آسمان کی طرف بلند کرتے تھے اور (پھر) اس کا رخ لوگوں کی طرف کرتے تھے (اور فرماتے تھے): اے اللہ! تو گواہ رہنا، اے اللہ! تو گواہ رہنا۔ (آپ نے) تین مرتبہ (ایسا کیا) (مسلم: 1218)

ashabulhadith.com/main/connect
Play Store
Study Circle
ashabulhadith.com

3: اللہ کے پیارے پیغمبر (ﷺ) نے ایک بچی سے سوال کرتے ہوئے فرمایا: أَيْنَ اللَّهُ؟ قَالَتْ: فِي السَّمَاءِ. قَالَ: مَنْ أَنَا؟ قَالَتْ: أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ: أَعْتِقْهَا، فَإِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ

اللہ کہاں ہے؟ اس نے کہا: آسمان کے اوپر، آپ (ﷺ) نے (دوسرا سوال) پوچھا: میں کون ہوں؟ اس نے کہا: آپ اللہ کے رسول ہیں، آپ (ﷺ) نے فرمایا: اسے آزاد کر دو، یہ ایمان والی ہے۔ (ابو داود: 3282 | علامہ البانی نے صحیح کہا ہے)

4: اللہ کے پیارے پیغمبر (ﷺ) نے فرمایا: أَلَا تَأْمَنُونِي، وَأَنَا أَمِينُ مَنْ فِي السَّمَاءِ، يَأْتِينِي خَبَرُ السَّمَاءِ صَبَاحًا وَمَسَاءً؟

تم مجھ پر اعتبار نہیں کرتے حالانکہ اس اللہ نے مجھ پر اعتبار کیا ہے جو آسمان پر ہے اور اس کی جو آسمان پر ہے وحی میرے پاس صبح و شام آتی ہے۔

(بخاری: 4351)

5: اللہ کے پیارے پیغمبر (ﷺ) نے فرمایا: الرَّاحِمُونَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمَنُ، ارْحَمُوا مَنْ فِي الْأَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ

رحم کرنے والوں پر رحمن رحم کرتا ہے، تم لوگ زمین والوں پر رحم کرو تم پر آسمان والا رحم کرے گا۔ (ترمذی: 1924 | علامہ البانی نے صحیح کہا ہے)

ashabulhadith.com/main/connect

Play Store Study Circle

ashabulhadith.com

اجماع سے دلیل

1: امام ابن بطہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: أَجْمَعَ ٱلْمُسْلِمُونَ مِنَ ٱلصَّحَابَةِ وَٱلتَّابِعِينَ وَجَمِيعِ أَهْلِ ٱلْعِلْمِ مِنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ أَنَّ ٱللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ عَلَىٰ عَرْشِهِ فَوْقَ سَمَاوَاتِهِ بَائِنٌ مِنْ خَلْقِهِ، وَعِلْمُهُ مُحِيطٌ بِجَمِيعِ خَلْقِهِ، وَلَا يَأْبَىٰ ذَٰلِكَ وَلَا يُنْكِرُهُ إِلَّا مَنِ ٱنْتَحَلَ مَذَاهِبَ ٱلْحُلُولِيَّةِ، وَهُمْ قَوْمٌ زَاغَتْ قُلُوبُهُمْ وَٱسْتَهْوَتْهُمُ ٱلشَّيَاطِينُ، فَمَرَقُوا مِنَ ٱلدِّينِ، وَقَالُوا: إِنَّ ٱللَّهَ ذَاتُهُ لَا يَخْلُو مِنْهُ مَكَانٌ

صحابہ، تابعین اور تمام اہلِ علم مؤمنین کا اس بات پر اجماع ہے کہ اللہ تبارک و تعالٰی اپنے عرش پر، اپنے تمام آسمانوں کے اوپر ہے، اپنی مخلوق سے جدا ہے، اور اس کا علم تمام مخلوق کو محیط ہے۔ اس عقیدے کا انکار یا اسے ناپسند وہی شخص کرتا ہے جو حلولیہ (اللہ کے مخلوق میں حلول کے قائل) کے مذہب کو اختیار کرتا ہے، یہ وہ لوگ ہیں جن کے دل ٹیڑھے ہو گئے ہیں، جنہیں شیطانوں نے بہکا دیا ہے، اور وہ دین سے نکل گئے ہیں، اور کہتے ہیں کہ اللہ کی ذات ایسی نہیں کہ کوئی جگہ اس سے خالی ہو۔ (الإبانة 3/136)

ashabulhadith.com/main/connect

2: امام ابو عثمان الصابونی (رحمہ اللہ) بیان کرتے ہیں: أَصْحَابُ الْحَدِيثِ وَيَشْهَدُونَ أَنَّ اللَّهَ فَوْقَ سَبْعِ سَمَاوَاتِهِ عَلَى عَرْشِهِ كَمَا نَطَقَ كِتَابُهُ وَعُلَمَاءُ الْأُمَّةِ وَأَعْيَانُ الْأَئِمَّةِ مِنَ السَّلَفِ، لَمْ يَخْتَلِفُوا أَنَّ اللَّهَ عَلَى عَرْشِهِ وَعَرْشُهُ فَوْقَ سَمَاوَاتِهِ

اہلِ حدیث اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ اللہ سات آسمانوں کے اوپر اپنے عرش پر ہے، جیسا کہ اس کی کتاب میں واضح طور پر آیا ہے۔ امت کے علماء اور سلف کے جلیل القدر ائمہ کا اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ اللہ اپنے عرش پر ہے، اور اس کا عرش آسمانوں کے اوپر ہے۔ (عقیدۃ السلف أصحاب الحدیث | امام الصابونی)

سلف صالحین کے اقوال

1: امام مالک (رحمہ اللہ) فرماتے ہیں: اَلِاسْتِوَاءُ مَعْلُومٌ، وَالْكَيْفُ مَجْهُولٌ، وَالْإِيمَانُ بِهِ وَاجِبٌ، وَالسُّؤَالُ عَنْهُ بِدْعَةٌ

استواء (اللہ کا عرش پر ہونا) معلوم ہے، کیفیت (کیسے) مجہول ہے، اس پر ایمان لانا واجب ہے، اور اس کے بارے میں سوال کرنا بدعت ہے۔

(عقیدۃ السلف أصحاب الحدیث | امام الصابونی)

ashabulhadith.com/main/connect

2: ابو علي الحسين بن الفضل البجلي سے استواء کے متعلق پوچھا گیا کہ اللہ تعالی کیسے عرش کے اوپر استوی ہوا؟ جواب میں فرماتے ہیں: أَنَا لَا أَعْرِفُ مِنْ أَنْبَاءِ ٱلْغَيْبِ إِلَّا مِقْدَارَ مَا كُشِفَ لَنَا، وَقَدْ أَعْلَمَنَا - جَلَّ ذِكْرُهُ - أَنَّهُ ٱسْتَوَىٰ عَلَىٰ عَرْشِهِ وَلَمْ يُخْبِرْنَا كَيْفَ ٱسْتَوَىٰ

میں غیب کی خبروں میں سے صرف اتنا جانتا ہوں جتنا ہمارے لیے ظاہر کیا گیا ہے، اور اللہ نے ہمیں یہ بتایا ہے کہ وہ اپنے عرش پر مستوی ہوا، لیکن اس نے ہمیں یہ نہیں بتایا کہ وہ کیسے مستوی ہوا۔ (عقيدة السلف أصحاب الحديث |امام الصابوني)

3: علی بن حسن بن شقیق سے روایت ہے کہ میں نے عبداللہ بن مبارک سے پوچھا: ہمیں اپنے رب کو کیسے پہچاننا چاہیے؟ انہوں نے جواب دیا: عَلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ عَلَى عَرْشِهِ، وَلَا نَقُولُ كَمَا تَقُولُ ٱلْجَهْمِيَّةُ: إِنَّهُ هَاهُنَا فِي ٱلْأَرْضِ

وہ ساتویں آسمان پر اپنے عرش پر ہے، اور ہم جہمیہ کی طرح یہ نہیں کہتے کہ وہ یہاں زمین میں ہے۔ (السنة: 1/111 |امام أحمد)

ashabulhadith.com/main/connect

4: ابو بکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ (رحمہ اللہ) فرماتے ہیں: مَن لَم يُقِرَّ بِأَنَّ اللهَ عَلَى عَرشِهِ قَدِ استَوىٰ فَوقَ سَبعِ سَمَوَاتِهِ، فَهُوَ كَافِرٌ بِرَبِّهِ، حَلَالُ الدَّمِ، يُستَتَابُ، فَإِن تَابَ وَإِلَّا ضُرِبَت عُنُقُهُ، وَأُلقِيَ عَلَى بَعضِ المَزَابِلِ حَتَّى لَا يَتَأَذَّى بِهِ المُسلِمُونَ وَلَا المُعَاهَدُونَ بِنَتَنِ رَائِحَةِ جِيفَتِهِ، وَكَانَ مَالُهُ فَيئًا لَا يَرِثُهُ أَحَدٌ مِنَ المُسلِمِينَ، إِذِ المُسلِمُ لَا يَرِثُ الكَافِرَ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم: لَا يَرِثُ المُسلِمُ الكَافِرَ وَلَا الكَافِرُ المُسلِمَ

جو شخص اس بات کا اقرار نہ کرے کہ اللہ تعالیٰ اپنے عرش پر ساتوں آسمانوں کے اوپر مستوی ہے، تو وہ اپنے رب کا منکر (کافر) ہے، اس کا خون حلال ہے۔ اسے توبہ کا موقع دیا جائے گا، اگر وہ توبہ کر لے تو ٹھیک، ورنہ اس کی گردن مار دی جائے اور اسے کسی کوڑے دان پر پھینک دیا جائے تاکہ اس کی لاش کی بدبو سے نہ مسلمان اذیت پائیں اور نہ معاہد غیر مسلم۔ اور اس کا مال بیت المال میں داخل کر دیا جائے گا، اسے کوئی مسلمان وارث نہیں بنے گا، کیونکہ مسلمان کافر کا وارث نہیں ہو سکتا، جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان کافر کا وارث نہیں بنتا، اور نہ کافر مسلمان کا وارث بنتا ہے۔ (عقيدة السلف أصحاب الحديث | امام صابوني)

ashabulhadith.com/main/connect

5: امام اوزاعی (رحمہ اللہ) فرماتے ہیں: كُنَّا وَالتَّابِعُونَ مُتَوَافِرُونَ نَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فَوْقَ عَرْشِهِ، وَنُؤْمِنُ بِمَا وَرَدَتْ بِهِ السُّنَّةُ مِنْ صِفَاتِهِ

ہم اور تابعین اکثر یہی کہتے تھے کہ اللہ عزوجل اپنے عرش کے اوپر ہے اور ہم ان صفات پر ایمان رکھتے ہیں جو سنت میں وارد ہوئی ہیں۔ (الأسماء والصفات للبيهقي: ص: 408)

6: امام قتیبہ بن سعید (رحمہ اللہ) فرماتے ہیں: هَذَا قَوْلُ الْأَئِمَّةِ فِي الْإِسْلَامِ وَالسُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ: نَعْرِفُ رَبَّنَا فِي السَّمَاءِ السَّابِعَةِ عَلَى عَرْشِهِ، كَمَا قَالَ جَلَّ جَلَالُهُ: الرَّحْمَنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَى

یہ اسلام کے ائمہ اور اہل سنت والجماعت کا قول ہے کہ: ہم اپنے رب کو ساتویں آسمان پر عرش کے اوپر جانتے ہیں، جیسا کہ اللہ نے فرمایا: الرحمن علی العرش استوی۔ (بيان تلبيس الجهمية 2/37)

ashabulhadith.com/main/connect

7: امام محدث زکریا الساجی (رحمہ اللہ) فرماتے ہیں: ٱلْقَوْلُ فِي ٱلسُّنَّةِ ٱلَّتِي رَأَيْتُ عَلَيْهَا أَصْحَابَنَا أَهْلَ ٱلْحَدِيثِ ٱلَّذِينَ لَقِينَاهُمْ: أَنَّ ٱللَّهَ تَعَالَىٰ عَلَىٰ عَرْشِهِ فِي سَمَائِهِ، يَقْرُبُ مِنْ خَلْقِهِ كَيْفَ شَاءَ

سنت کے متعلق جو قول میں نے اپنے اہل حدیث ساتھیوں سے سنا، جن سے ہماری ملاقات ہوئی کہ اللہ تعالیٰ اپنے عرش پر آسمان میں ہے اور اپنی مخلوق کے قریب ہوتا ہے جیسے چاہتا ہے۔ (اجتماع الجیوش الاسلامیۃ لابن القیم: 245)

8: امام ابن بطہ (رحمہ اللہ) فرماتے ہیں: أَجْمَعَ ٱلْمُسْلِمُونَ مِنَ ٱلصَّحَابَةِ وَٱلتَّابِعِينَ وَجَمِيعِ أَهْلِ ٱلْعِلْمِ مِنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ أَنَّ ٱللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ عَلَىٰ عَرْشِهِ فَوْقَ سَمَاوَاتِهِ بَائِنٌ مِنْ خَلْقِهِ، وَعِلْمُهُ مُحِيطٌ بِجَمِيعِ خَلْقِهِ، وَلَا يَأْبَىٰ ذَٰلِكَ وَلَا يُنْكِرُهُ إِلَّا مَنِ ٱنْتَحَلَ مَذَاهِبَ ٱلْحُلُولِيَّةِ، وَهُمْ قَوْمٌ زَاغَتْ قُلُوبُهُمْ وَٱسْتَهْوَتْهُمُ ٱلشَّيَاطِينُ، فَمَرَقُوا مِنَ ٱلدِّينِ، وَقَالُوا: إِنَّ ٱللَّهَ ذَاتُهُ لَا يَخْلُو مِنْهُ مَكَانٌ

صحابہ، تابعین اور تمام مومنوں کے علماء کا اجماع ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے عرش پر آسمانوں کے اوپر ہے اور اپنی مخلوق سے جدا ہے اور اس کا علم اس کی تمام مخلوق کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔ اور اس کا انکار کوئی نہیں کرتا مگر وہ جو حلولیہ کے مذہب سے وابستہ ہیں۔ وہ لوگ ہیں جن کے دل بہک

ashabulhadith.com/main/connect

ashabulhadith.com

گئے ہیں اور شیطانوں نے انہیں بہکایا ہے، تو وہ دین سے نکل گئے اور کہنے لگے: اللہ کی ذات کسی جگہ سے خالی نہیں۔ (الإبانة: 3/ 136)

اللہ تعالی ہر جگہ موجود ہے یہ جہمیہ، معتزلہ اور حلولیہ کا باطل عقیدہ ہے۔

1: علی بن حسن بن شقیق سے روایت ہے کہ میں نے عبداللہ بن مبارک سے پوچھا: ہمیں اپنے رب کو کیسے پہچاننا چاہیے؟ انہوں نے جواب دیا: عَلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ عَلَى عَرْشِهِ، وَلَا نَقُولُ كَمَا تَقُولُ الْجَهْمِيَّةُ: إِنَّهُ هَاهُنَا فِي الْأَرْضِ

وہ ساتویں آسمان پر اپنے عرش پر ہے، اور ہم جہمیہ کی طرح یہ نہیں کہتے کہ وہ یہاں زمین میں ہے۔ (السنة: 1/111 | امام أحمد)

2: ابن عبدالبر (رحمہ اللہ) نے حدیثِ نزول کی شرح میں فرمایا: فيه دليلٌ على أنَّ اللهَ عزَّ وجَلَّ في السَّماءِ على العَرشِ مِن فوقِ سَبعِ سَماواتٍ، كما قالت الجماعةُ، وهو من حُجَّتِهم على المعتَزِلةِ والجَهميَّةِ في قَولِهم: إنَّ اللهَ عزَّ وجَلَّ في كُلِّ مكانٍ، وليس على العَرشِ

اس حدیث میں اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ عزوجل آسمان میں، ساتوں آسمانوں کے اوپر عرش پر ہے، جیسا کہ اہلِ جماعت کا عقیدہ ہے۔

ashabulhadith.com/main/connect

اور یہی معتزلہ اور جہمیہ کے خلاف ان کے لیے دلیل ہے، کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ اللہ عزوجل ہر جگہ موجود ہے اور عرش پر نہیں ہے۔ (التمهيد: 7/129)

3: امام ابن بطہ (رحمہ اللہ) فرماتے ہیں: أَجْمَعَ ٱلْمُسْلِمُونَ مِنَ ٱلصَّحَابَةِ وَٱلتَّابِعِينَ وَجَمِيعِ أَهْلِ ٱلْعِلْمِ مِنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ أَنَّ ٱللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَىٰ عَرْشِهِ فَوْقَ سَمَاوَاتِهِ بَائِنٌ مِنْ خَلْقِهِ، وَعِلْمُهُ مُحِيطٌ بِجَمِيعِ خَلْقِهِ، وَلَا يَأْبَىٰ ذَٰلِكَ وَلَا يُنْكِرُهُ إِلَّا مَنِ ٱنْتَحَلَ مَذَاهِبَ ٱلْحُلُولِيَّةِ، وَهُمْ قَوْمٌ زَاغَتْ قُلُوبُهُمْ وَٱسْتَهْوَتْهُمُ ٱلشَّيَاطِينُ، فَمَرَقُوا مِنَ ٱلدِّينِ، وَقَالُوا: إِنَّ ٱللَّهَ ذَاتُهُ لَا يَخْلُو مِنْهُ مَكَانٌ

صحابہ، تابعین اور تمام مومنوں کے علماء کا اجماع ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے عرش پر آسمانوں کے اوپر ہے اور اپنی مخلوق سے جدا ہے اور اس کا علم اس کی تمام مخلوق کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔ اور اس کا انکار کوئی نہیں کرتا مگر وہ جو حلولیہ کے مذہب سے وابستہ ہیں۔ وہ لوگ ہیں جن کے دل بہک گئے ہیں اور شیطانوں نے انہیں بہکایا ہے، تو وہ دین سے نکل گئے اور کہنے لگے: اللہ کی ذات کسی جگہ سے خالی نہیں۔ (الإبانة: 3/ 136)

بعض شبہات کا ازالہ کہ اللہ تعالی ہر جگہ موجود ہے

بعض لوگ اللہ تعالی کا عرش کے اوپر ہونے کا انکار کرتے ہیں اور اللہ تعالی کا ہر جگہ موجود ہونے پر ایمان رکھتے ہیں اور اس باطل عقیدہ کو ثابت کرنے کے لیے قرآن اور حدیث کا غلط مفہوم بیان کرتے ہیں۔ لیکن جب ان آیات اور احادیث کو سلف صالحین اور اہل سنت والجماعت کے علماء کی سمجھ کی روشنی میں دیکھتے ہیں تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ انکا یہ عقیدہ باطل ہے اور قرآن اور سنت پر نہیں بلکہ محض شبہات پر قائم ہے:

شبہ نمبر 1: ارشاد باری تعالی ہے: فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللَّهِ

تم جدھر بھی منہ کرو ادھر ہی اللہ کا منہ ہے۔ (البقرة: 115)

- ابن عباس (رضی اللہ عنہما) بیان کرتے ہیں: قِبْلَةُ اللهِ أَيْنَمَا تَوَجَّهْتَ شَرْقًا أَوْ غَرْبًا.

اللہ کی قبلہ گاہ وہی ہے جدھر بھی تم مشرق یا مغرب کی طرف رخ کرو۔

(تفسیر ابن کثیر)

- مجاہد (رحمہ اللہ) بیان کرتے ہیں: حَيْثُمَا كُنْتُمْ فَلَكُمْ قِبْلَةٌ تَسْتَقْبِلُونَهَا: الْكَعْبَةُ.

تم جہاں کہیں بھی ہو، تمہارے لیے ایک قبلہ ہے جس کی طرف تم رخ کرتے ہو، اور وہ قبلہ کعبہ ہے۔ (تفسیر ابن کثیر)

ashabulhadith.com/main/connect

• ابن کثیر (رحمہ اللہ) بیان کرتے ہیں: هَكَذَا قَالَ، وَفِي قَوْلِهِ: "وَإِنَّهُ تَعَالَى لَا يَخْلُو مِنْهُ مَكَانٌ": إِنْ أَرَادَ عِلْمَهُ تَعَالَى فَصَحِيحٌ؛ فَإِنَّ عِلْمَهُ تَعَالَى مُحِيطٌ بِجَمِيعِ الْمَعْلُومَاتِ، وَأَمَّا ذَاتُهُ تَعَالَى فَلَا تَكُونُ مَحْصُورَةً فِي شَيْءٍ مِنْ خَلْقِهِ، تَعَالَى اللهُ عَنْ ذَلِكَ عُلُوًّا كَبِيرًا.

اسی طرح (بعض مفسرین) نے کہا، اور اس کے اس قول میں: اور بے شک وہ (اللہ) ایسا ہے کہ کوئی جگہ اس سے خالی نہیں ہوتی، اگر اس سے مراد اللہ کا علم ہو تو یہ بات بالکل درست ہے، کیونکہ اللہ کا علم تمام معلومات پر محیط ہے۔ لیکن جہاں تک اس کی ذات کا تعلق ہے، وہ اس کی مخلوق میں سے کسی چیز میں محصور نہیں ہوتی، اللہ اس سے بہت بلند و بالا ہے۔

شبہ نمبر 2: ارشاد باری تعالی ہے: وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهِ نَفْسُهُ وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ

ہم نے انسان کو پیدا کیا ہے اور اس کے دل میں جو خیالات اٹھتے ہیں ان سے ہم واقف ہیں اور ہم اس کی رگ جان سے بھی زیادہ اس سے قریب ہیں۔ (ق: 16)

ashabulhadith.com/main/connect

• ابن کثیر (رحمہ اللہ) بیان کرتے ہیں: مَلَائِكَتُهُ تَعَالَى أَقْرَبُ إِلَى الْإِنْسَانِ مِنْ حَبْلِ وَرِيدِهِ إِلَيْهِ. وَمَنْ تَأَوَّلَهُ عَلَى الْعِلْمِ فَإِنَّمَا فَرَّ لِئَلَّا يَلْزَمَ حُلُولٌ أَوِ اتِّحَادٌ، وَهُمَا مَنْفِيَّانِ بِالْإِجْمَاعِ، تَعَالَى اللَّهُ وَتَقَدَّسَ، وَلَكِنَّ اللَّفْظَ لَا يَقْتَضِيهِ فَإِنَّهُ لَمْ يَقُلْ: وَأَنَا أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ

اللہ تعالیٰ کے فرشتے انسان کے لیے اس کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہیں۔ اور جس شخص نے اس (آیت) کی تاویل اللہ کے علم پر کی، تو اس نے صرف اس لیے ایسا کیا تاکہ (اللہ کے مخلوق میں) حلول یا اتحاد لازم نہ آئے، حالانکہ یہ دونوں عقیدے اجماع کے ساتھ باطل قرار دیے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس سے بلند و برتر اور پاک ہے۔ لیکن (درحقیقت) آیت کا لفظ اس (باطل معنی) کا تقاضا ہی نہیں کرتا، کیونکہ اللہ نے یہ نہیں فرمایا: 'اور میں خود اس کے شہ رگ سے زیادہ قریب ہوں (تفسیر ابن کثیر)

شبہ نمبر 3: ارشاد باری تعالی ہے: هُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْأَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيهَا وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنْتُمْ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ

وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا پھر عرش پر مستوی ہو گیا۔ اور وہ (خوب) جانتا ہے اس چیز کو جو زمین میں جائے اور جو اس سے نکلے اور جو آسمان سے نیچے آئے اور جو کچھ چڑھ کر اس میں جائے اور جہاں کہیں تم ہو وہ تمہارے ساتھ ہے اور جو تم کر رہے ہو وہ اللہ دیکھ رہا ہے۔ (الحدید: 4)

- ابن کثیر (رحمہ اللہ) بیان کرتے ہیں: رَقِيبٌ عَلَيْكُمْ، شَهِيدٌ عَلَى أَعْمَالِكُمْ حَيْثُ أَنْتُمْ، وَأَيْنَ كُنْتُمْ، مِنْ بَرٍّ أَوْ بَحْرٍ، فِي لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ، فِي الْبُيُوتِ أَوِ الْقِفَارِ، الْجَمِيعُ فِي عِلْمِهِ عَلَى السَّوَاءِ، وَتَحْتَ بَصَرِهِ وَسَمْعِهِ، فَيَسْمَعُ كَلَامَكُمْ وَيَرَى مَكَانَكُمْ، وَيَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَنَجْوَاكُمْ

وہ تم پر نگران ہے، تمہارے اعمال کا گواہ ہے، تم جہاں بھی ہو، اور جہاں کہیں بھی ہو، خواہ خشکی میں ہو یا سمندر میں، رات ہو یا دن، گھروں میں ہو یا بیابانوں میں، سب اُس کے علم میں برابر ہیں، اور اُس کی نگاہ اور سماعت کے تحت ہیں۔ وہ تمہاری باتیں سنتا ہے، تمہاری جگہوں کو دیکھتا ہے، اور تمہارے راز اور سرگوشیاں جانتا ہے۔ (تفسیر ابن کثیر)

- ابن جریر الطبری (رحمہ اللہ) بیان کرتے ہیں: وهو شاهد لكم أيها الناس أينما كنتم يعلمكم، ويعلم أعمالكم، ومتقلبكم ومثواكم، وهو على عرشه فوق سمواته السبع

ashabulhadith.com/main/connect

اور وہ (اللہ) تم پر گواہ ہے، اے لوگو! تم جہاں کہیں بھی ہو، وہ تمہیں جانتا ہے، اور تمہارے اعمال کو جانتا ہے، تمہاری اٹھنے بیٹھنے کی جگہوں کو اور تمہارے ٹھکانے کو بھی جانتا ہے، اور وہ اپنے عرش پر، اپنے ساتوں آسمانوں کے اوپر ہے۔ (تفسیر الطبری)

- نوٹ: اس آیت کی شروعات هُوَ الَّذِی خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا، پھر عرش پر مستوی ہوا (بلند ہوا) سے ہوتی ہے۔ یہ اس بات کی واضح دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ عرش کے اوپر ہے، مخلوق سے جدا ہے، لیکن اس کا علم، قدرت، اور نگرانی ہر چیز پر محیط ہے۔ پس، اللہ کی "معیت" (ساتھ ہونا) سے مراد اس کا علم و نگرانی ہے، نہ کہ اس کی ذات کا ہر جگہ ہونا۔

- نوٹ: عربی زبان میں "معیت" کے مختلف معانی ہوتے ہیں، جیسے: نصرت و مدد کے لیے ساتھ ہونا، اہلِ خانہ کے ساتھ ہونا، یا چاند کے ساتھ چلنے کا مطلب قربِ زمانی یا مکانی ہونا۔ لہٰذا، اس آیت میں "معیت" سے مراد صرف ذات کے اعتبار سے ساتھ ہونا لینا درست نہیں، بلکہ یہ ایک بہت بڑی گمراہی اور ظلم ہے۔

ashabulhadith.com/main/connect

شبہ نمبر 4: اللہ تعالی حدیث قدسی میں فرماتے ہیں: مَنْ عَادَى لِي وَلِيًّا فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ، وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ، وَمَا يَزَالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أُحِبَّهُ، فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ، وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ، وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا، وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا، وَإِنْ سَأَلَنِي لَأُعْطِيَنَّهُ، وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِي لَأُعِيذَنَّهُ، وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ تَرَدُّدِي عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ يَكْرَهُ الْمَوْتَ، وَأَنَا أَكْرَهُ مَسَاءَتَهُ

جس نے میرے کسی ولی سے دشمنی کی اسے میری طرف سے اعلان جنگ ہے اور میرا بندہ جن جن عبادتوں سے میرا قرب حاصل کرتا ہے اور کوئی عبادت مجھ کو اس سے زیادہ پسند نہیں ہے جو میں نے اس پر فرض کی ہے (یعنی فرائض مجھ کو بہت پسند ہیں جیسے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ) اور میرا بندہ فرض ادا کرنے کے بعد نفل عبادتیں کر کے مجھ سے اتنا نزدیک ہو جاتا ہے کہ میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں۔ پھر جب میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے، اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے، اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے مانگتا ہے تو میں اسے دیتا ہوں اگر وہ کسی دشمن یا شیطان

ashabulhadith.com/main/connect

سے میری پناہ کا طالب ہوتا ہے تو میں اسے محفوظ رکھتا ہوں اور میں جو کام کرنا چاہتا ہوں اس میں مجھے اتنا تردد نہیں ہوتا جتنا کہ مجھے اپنے مومن بندے کی جان نکالنے میں ہوتا ہے۔ وہ تو موت کو بوجہ تکلیف جسمانی کے پسند نہیں کرتا اور مجھ کو بھی اسے تکلیف دینا برا لگتا ہے۔ (بخاری: 6502)

- امام ابن حجر عسقلانی (رحمہ اللہ) فتح الباری میں اس حدیث کی تشریح بیان کرتے ہیں: مَعْنَىٰ قَوْلِهِ: فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ كُنْتُ سَمْعَهُ ٱلَّذِي يَسْمَعُ بِهِ أَنَّهُ يُوَفِّقُهُ وَيُسَدِّدُ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ إِلَىٰ طَاعَتِي، فَلَا يَسْمَعُ إِلَّا مَا يُرْضِينِي، وَلَا يُبْصِرُ إِلَّا مَا أُحِبُّ، وَكَذَٰلِكَ يَدُهُ وَرِجْلُهُ وَغَيْرُهَا، فَيَتَصَرَّفُ بِهَا كَيْفَ شَاءَ فِي طَاعَتِي

اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب بندے کی سمع وبصر اور دیگر اعضاء کو اپنی اطاعت میں استعمال کرنے کی توفیق دیتا ہے، تاکہ وہ صرف وہی سنے، دیکھے اور کرے جو اللہ کو پسند ہے۔ (فتح الباری: 11/340)

- امام نووی (رحمہ اللہ) نے "شرح صحیح مسلم" میں اس حدیث کی وضاحت بیان کرتے ہیں: هَٰذَا ٱلْحَدِيثُ مِنَ ٱلْأَحَادِيثِ ٱلْمَشْهُورَةِ، وَقَدِ ٱخْتَلَفَ ٱلْعُلَمَاءُ فِي مَعْنَاهُ، وَٱلْأَصَحُّ أَنَّ مَعْنَاهُ: أَنَّ ٱللَّهَ تَعَالَىٰ يُوَفِّقُ عَبْدَهُ لِطَاعَتِهِ، وَيَحْفَظُ جَوَارِحَهُ عَنِ ٱلْمَعَاصِي، فَيَكُونَ سَمْعُهُ

مَحْفُوظًا عَنْ سَمَاعِ مَا لَا يَرْضَى اللّٰهُ، وَبَصَرُهُ عَنِ النَّظَرِ إِلَى مَا حَرَّمَ اللّٰهُ، وَيَدُهُ عَنِ الْبَطْشِ بِمَا لَا يَجُوزُ، وَرِجْلُهُ عَنِ الْمَشْيِ إِلَى مَا لَا يَحِلُّ، فَإِذَا دَعَا اللّٰهَ أَجَابَهُ، وَإِذَا اسْتَعَاذَ بِهِ أَعَاذَهُ

یہ حدیث مشہور احادیث میں سے ہے، اور علماء نے اس کے معنی میں اختلاف کیا ہے، اور صحیح قول یہ ہے کہ: اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو اپنی اطاعت کی توفیق دیتا ہے، اور اس کے اعضاء کو گناہوں سے محفوظ رکھتا ہے۔ چنانچہ بندہ صرف وہی سنتا ہے جو اللہ کو راضی کرتا ہے، صرف وہی دیکھتا ہے جو اللہ نے جائز رکھا ہے، اس کے ہاتھ صرف جائز کاموں میں حرکت کرتے ہیں، اور اس کے پاؤں صرف ان راستوں پر چلتے ہیں جن کی اجازت ہے۔ پس جب وہ اللہ سے دعا کرتا ہے تو اللہ اس کی دعا قبول کرتا ہے، اور جب وہ پناہ مانگتا ہے تو اللہ اسے پناہ دیتا ہے۔ (شرح صحیح مسلم: 18/171)

- نوٹ: یہ وضاحت بالکل واضح کرتی ہے کہ اس حدیث کا مطلب اللہ تعالیٰ کی قربت معنوی اور توفیق و رہنمائی ہے، نہ کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کا بندے کے اندر حلول ہو جانا ہے۔

ashabulhadith.com/main/connect

حنفی عالم کی گواہی کہ اللہ تعالی عرش کے اوپر ہے اور ان لوگوں کا رد جو اللہ کے عرش پر ہونے کا انکار کرتے ہیں۔

- امام ابن ابی العز حنفی (رحمہ اللہ) اس موضوع کی تفصیل اور مزید دلائل بیان کرنے، اور مخالفین کے شبہات کا ازالہ کرنے کے بعد انکار رد کرتے ہوئے فرماتے ہیں: وَنُفَاةُ الْعُلُوِّ، أَهْلُ التَّعْطِيلِ، لَوْ فَصَّلُوا بِهَذَا التَّفْصِيلِ، لَهُدُوا إِلَى سَوَاءِ السَّبِيلِ، وَعَلِمُوا مُطَابَقَةَ الْعَقْلِ لِلتَّنْزِيلِ، وَلَسَلَكُوا خَلْفَ الدَّلِيلِ، وَلَكِنْ فَارَقُوا الدَّلِيلَ، فَضَلُّوا عَنْ سَوَاءِ السَّبِيلِ. وَالْأَمْرُ فِي ذَلِكَ كَمَا قَالَ الْإِمَامُ مَالِكٌ رَحِمَهُ اللَّهُ، لَمَّا سُئِلَ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى: {ثُمَّ اسْتَوَى عَلَى الْعَرْشِ} [الأعراف: 54] وَغَيْرِهَا: كَيْفَ اسْتَوَى؟ فَقَالَ: الِاسْتِوَاءُ مَعْلُومٌ وَالْكَيْفُ مَجْهُولٌ.

جو لوگ اللہ کی بلندی (علُو) کا انکار کرتے ہیں، یعنی اہلِ تعطیل (اللہ کی صفات کا انکار کرنے والے)، اگر وہ اس تفصیل کے ساتھ وضاحت کرتے، تو وہ سیدھے راستے کی طرف ہدایت پا لیتے، اور جان لیتے کہ عقل، وحی (قرآن) کے مطابق ہے، اور وہ دلیل کے پیچھے چل پڑتے۔ لیکن انہوں نے دلیل کو چھوڑ دیا، اس لیے وہ سیدھے راستے سے بھٹک

گئے۔ اور اس بارے میں معاملہ ویسا ہی ہے جیسا کہ امام مالک (رحمہ اللہ) نے فرمایا، جب ان سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں پوچھا گیا: {ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ} (پھر وہ عرش پر بلند ہوا) (الاعراف: 54) اور دیگر آیات کے بارے میں کہ: 'وہ کیسے بلند ہوا؟' تو انہوں نے فرمایا: 'استواء (عرش پر بلند ہونا) معلوم ہے، اور اس کی کیفیت مجہول ہے (ہم نہیں جانتے کہ کیسے)۔ (شرح العقیدۃ الطحاویۃ)

- امام ابن ابی العز حنفی (رحمہ اللہ) مزید وضاحت کرتے ہوئے آگے فرماتے: وَرَوَى عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، فِي قَوْلِهِ: {ثُمَّ لَآتِيَنَّهُمْ مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ أَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَائِلِهِمْ} [الْأَعْرَافِ: 17] قَالَ: وَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَقُولَ مِنْ فَوْقِهِمْ، لِأَنَّهُ قَدْ عَلِمَ أَنَّ اللَّهَ سُبْحَانَهُ مِنْ فَوْقِهِمْ. وَمَنْ سَمِعَ أَحَادِيثَ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَلَامَ السَّلَفِ، وَجَدَ مِنْهُ فِي إِثْبَاتِ الْفَوْقِيَّةِ مَا لَا يَنْحَصِرُ

عکرمہ نے ابن عباس (رضی اللہ عنہما) سے روایت کی، اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں: {ثُمَّ لَآتِيَنَّهُمْ مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ أَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَائِلِهِمْ} (الاعراف: 17)

پھر میں ان کے پاس آؤں گا ان کے آگے سے، پیچھے سے، دائیں سے اور

ashabulhadith.com/main/connect

بائیں سے، انہوں نے کہا: اور وہ (یعنی شیطان) یہ نہیں کہہ سکا: 'اوپر سے'، کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ان کے اوپر ہے۔ اور جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث اور سلف (صحابہ وتابعین) کے اقوال کو سنا ہے، تو وہ اس میں اللہ کی بلندی (فوقیت) کے اثبات کی اتنی کثرت پائے گا کہ شمار سے باہر ہے۔ (شرح العقیدۃ الطحاویۃ)

- امام ابن ابی العز حنفی (رحمہ اللہ) ان دلائل اور سلف کے اقوال کے متعلق فرماتے ہیں: وَلَا يَتِمُّ إِنْكَارُ الْفَوْقِيَّةِ إِلَّا بِإِنْكَارِ الرُّؤْيَةِ. وَلِهَذَا طَرَّدَ الْجَهْمِيَّةُ النَّفْيَيْنِ، وَصَدَّقَ أَهْلُ السُّنَّةِ بِالْأَمْرَيْنِ مَعًا، وَأَقَرُّوا بِهِمَا، وَصَارَ مَنْ أَثْبَتَ الرُّؤْيَةَ وَنَفَى الْعُلُوَّ مُذَبْذَبًا بَيْنَ ذَلِكَ، لَا إِلَى هَؤُلَاءِ وَلَا إِلَى هَؤُلَاءِ! وَهَذِهِ الْأَنْوَاعُ مِنَ الْأَدِلَّةِ لَوْ بُسِطَتْ أَفْرَادُهَا لَبَلَغَتْ نَحْوَ أَلْفِ دَلِيلٍ، فَعَلَى الْمُتَأَوِّلِ أَنْ يُجِيبَ عَنْ ذَلِكَ كُلِّهِ! وَهَيْهَاتَ لَهُ بِجَوَابٍ صَحِيحٍ عَنْ بَعْضِ ذَلِكَ! وَكَلَامُ السَّلَفِ فِي إِثْبَاتِ صِفَةِ الْعُلُوِّ كَثِيرٌ جِدًّا.

اور اللہ کی بلندی (فوقیت) کا انکار اس وقت تک مکمل نہیں ہوتا جب تک رؤیتِ باری تعالیٰ (اللہ کو آخرت میں دیکھنے) کا بھی انکار نہ کیا جائے۔ اسی وجہ سے جہمیہ (اللہ کی صفات کا انکار کرنے والے ایک فرقے) نے دونوں چیزوں (اللہ کی فوقیت اور رؤیت) کا انکار یکساں طریقے سے کیا،

ashabulhadith.com/main/connect

جبکہ اہلِ سنت نے دونوں باتوں کی تصدیق کی اور ان کا اقرار کیا۔ چنانچہ جو شخص رؤیت کو ثابت کرے لیکن فوقیت کا انکار کرے، وہ درمیان میں معلق (گمراہ) ہے، نہ ان (جہمیہ) کے ساتھ ہے، نہ ان (اہلِ سنت) کے ساتھ! اور اگر ان دلائل کی اقسام کو تفصیل سے بیان کیا جائے، تو یہ تقریباً ہزار دلائل تک پہنچ جائیں گے، لہٰذا جو شخص ان (صفات) کی تاویل کرتا ہے، اس پر لازم ہے کہ ان تمام دلائل کا جواب دے! مگر کہاں ممکن ہے کہ وہ ان میں سے کسی ایک کا بھی صحیح جواب دے سکے؟ اور سلف صالحین کے اقوال میں اللہ تعالیٰ کی صفتِ علو (بلندی) کے اثبات کے بارے میں بہت کچھ وارد ہوا ہے۔

پھر امام ابو العز حنفی (رحمہ اللہ) امام ابو حنیفہ (رحمہ اللہ) کا موقف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: فَمِنْهُ: مَا رَوَى شَيْخُ الْإِسْلَامِ أَبُو إِسْمَاعِيلَ الْأَنْصَارِيُّ فِي كِتَابِهِ " الْفَارُوقِ "، بِسَنَدِهِ إِلَى أَبِي مُطِيعٍ الْبَلْخِيِّ: أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا حَنِيفَةَ عَمَّنْ قَالَ: لَا أَعْرِفُ رَبِّي فِي السَّمَاءِ أَمْ فِي الْأَرْضِ؟ فَقَالَ: قَدْ كَفَرَ، لِأَنَّ اللَّهَ يَقُولُ: الرَّحْمَنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَى [طه: 5] وَعَرْشُهُ فَوْقَ سَبْعِ سَمَاوَاتٍ، قُلْتُ: فَإِنْ قَالَ: إِنَّهُ عَلَى الْعَرْشِ، وَلَكِنْ يَقُولُ: لَا أَدْرِي آلْعَرْشُ فِي السَّمَاءِ أَمْ فِي الْأَرْضِ؟ قَالَ: هُوَ كَافِرٌ، لِأَنَّهُ أَنْكَرَ أَنَّهُ فِي السَّمَاءِ، فَمَنْ أَنْكَرَ أَنَّهُ فِي

السَّمَاءِ فَقَدْ كَفَرَ. وَزَادَ غَيْرُهُ: لِأَنَّ اللّٰهَ فِي أَعْلَى عِلِّيِّينَ، وَهُوَ يُدْعَى مِنْ أَعْلَى، لَا مِنْ أَسْفَلَ. انْتَهَى.

ان میں سے ایک یہ ہے کہ شیخ الاسلام ابو اسماعیل انصاری نے اپنی کتاب "الفاروق" میں سند کے ساتھ روایت کیا ہے کہ: ابو مطیع بلخی نے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو کہتا ہے: میں نہیں جانتا کہ میرا رب آسمان میں ہے یا زمین میں؟ تو امام ابو حنیفہ نے فرمایا: وہ کافر ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: الرحمن عرش پر مستوی ہوا۔ (طہ: 5) اور اللہ کا عرش سات آسمانوں کے اوپر ہے۔ میں (ابو مطیع) نے کہا: اگر وہ شخص کہے: اللہ عرش پر ہے، لیکن میں نہیں جانتا کہ عرش آسمان میں ہے یا زمین میں؟ تو امام ابو حنیفہ نے فرمایا: وہ بھی کافر ہے، کیونکہ اس نے انکار کیا کہ اللہ آسمان میں ہے، اور جو شخص اللہ کے آسمان میں ہونے کا انکار کرے، وہ کافر ہے۔ اور کسی اور نے (روایت میں) یہ الفاظ بھی بڑھائے: کیونکہ اللہ اعلیٰ علّیین (سب سے بلند مقام) میں ہے، اور وہ اوپر کی طرف پکارا جاتا ہے، نیچے سے نہیں۔ (انتہی، یعنی بات مکمل ہوئی)

(شرح العقیدۃ الطحاویۃ)

ashabulhadith.com/main/connect

• اللہ تعالیٰ کا عرش کے اوپر ہونے کا انکار کرنے والوں کے متعلق امام ابن ابی العز حنفی (رحمہ اللہ) فرماتے ہیں (خصوصی طور پر ان حنفیوں کے متعلق جو اپنے آپ کو امام ابو حنیفہ (رحمہ اللہ) کی طرف منسوب کرتے ہیں اور عقیدہ کے مسائل میں انکی مخالفت کرتے ہیں): وَلَا يُلْتَفَتُ إِلَى مَنْ أَنْكَرَ ذَلِكَ مِمَّنْ يَنْتَسِبُ إِلَى مَذْهَبِ أَبِي حَنِيفَةَ، فَقَدِ انْتَسَبَ إِلَيْهِ طَوَائِفُ مُعْتَزِلَةٌ وَغَيْرُهُمْ، مُخَالِفُونَ لَهُ فِي كَثِيرٍ مِنَ اعْتِقَادَاتِهِ. وَقَدْ يَنْتَسِبُ إِلَى مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ مَنْ يُخَالِفُهُمْ فِي بَعْضِ اعْتِقَادَاتِهِمْ. وَقِصَّةُ أَبِي يُوسُفَ فِي اسْتِتَابَتِهِ لِبِشْرٍ الْمَرِيسِيِّ، لَمَّا أَنْكَرَ أَنْ يَكُونَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَوْقَ الْعَرْشِ -: مَشْهُورَةٌ. رَوَاهَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي حَاتِمٍ وَغَيْرُهُ

اور اس شخص کی بات پر کوئی توجہ نہ دی جائے جو اللہ کے عرش پر ہونے (فوقیت) کا انکار کرتا ہے، اگرچہ وہ امام ابو حنیفہ کے مذہب کی طرف نسبت رکھتا ہو۔ کیونکہ بہت سی ایسی جماعتیں جو معتزلہ وغیرہ سے تعلق رکھتی ہیں، امام ابو حنیفہ کی طرف اپنی نسبت کرتی ہیں، حالانکہ وہ ان کے بہت سے عقائد میں ان کے مخالف ہیں۔ اسی طرح بعض لوگ امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل کی طرف نسبت رکھتے ہیں، لیکن ان کے بعض عقائد میں ان کی مخالفت کرتے ہیں۔

ashabulhadith.com/main/connect

اور امام ابو یوسف (امام ابو حنیفہ کے شاگرد) کا واقعہ، بشر مریسی کو توبہ پر مجبور کرنے کا، جب اس نے انکار کیا کہ اللہ عزوجل عرش کے اوپر ہے، یہ واقعہ مشہور ہے۔ اسے عبدالرحمٰن بن ابو حاتم اور دیگر محدثین نے روایت کیا ہے۔ (شرح العقیدۃ الطحاویۃ)

وَصَلَّى اللّٰهُ وَسَلَّمَ عَلَى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ.

ashabulhadith.com/main/connect
ashabulhadith.com